زندگی کے بعد یعنی اسوقت بہوگ جونی قوالب کے علاوہ مکتی کے آنند میں ہیں اور جو ایسا ہے اُسکو بہت جلد کسی بہوگ جونی میں ایسے سفید جھوٹ کی سزا بھگتنے کیلئے براہ راست بھیجدو اور جن کتابوں میں اسکا کوئی شمہ بھی مذکور ہو اسکی جھوٹائی کا اشتہار دیکر اسکو ہون کنڈ میں ڈال کر اگنی دیوتا کی بھینٹ چڑھا دو یا وایو رشی کے حوالہ کر کے اُس سے دست بردار ہو جاؤ۔

الغرض مکتی سے واپس آنا محض ستیا سی جی کا ایک من گھڑت مسئلہ ہے کوئی اہل مذہب بھی اس بارہ میں انکا ہمداستان نہیں ہے۔ اور وہ مکتی سے واپس آنے کی بابت جملہ مذاہب موجودہ کے خلاف اپنی ڈہائی چاولوں کی کھچڑی پکاتے ہوئے کچی ہی چھوڑ کر کسی بہوگ جونی میں ایسے الوپ ہوئے کہ ہمارے تک انکا پتہ ملنا مشکل ہے اور انکے جوشیلے مت والے چیلے صدہا چال بازیوں اور بڑی بڑی چرب زبانیوں اور قلعی دار الفاظ اور ملمع دار جملوں کے تر لکڑیوں کا اس میں ایندہن لگا کر شب و روز اسی کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ کسی طرح وہ پک جاویں لیکن وہ ایسے ٹھیرائے ہوئے ہیں کہ انمیں اس آنچ کا مطلق اثر ہی نہیں ہوتا اور انکی تمام کوششیں اس بارہ میں بے سود اور رائگان ثابت ہو رہی ہیں۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بدہ اور مسیح (علیہ السلام)

محمدی دین۔ اُسکا عقیدہ اور عملی تعلیم

اس عنوان سے ایک مضمون عیسائیوں کے رسالہ تجلی میں نکلا ہے۔ چونکہ وہ مضمون خود اپنا جواب ہے نیز عیسائیوں کی انتہائی کوشش اور اسلامی واقفیت کا ثبوت ہے اس لئے ہم اُس کو ساری کا سارا نقل کرتے ہیں۔ راقم مضمون درقس ڈاڈ صاحب ڈی۔ ڈی لکھتے ہیں کہ:۔

"دیباچہ۔ کہتے ہیں کہ دنیا کی کل آبادی میں ۱۵ فیصدی محمدی ہیں۔ ان میں سے[1] پانچ کروڑ سے زیادہ تو انگریزوں کی رعیت ہیں اور کون جانتا ہے کہ ایک دن یہ عقیدہ ہماری اغرض

[1] قریب سات کروڑ کے کیوں نہیں کہتے ہو جبکہ ہندوستان جیسے روشن ملک کی اسلامی آبادی کی نسبت آپکی رائے کا یہ حال ہو تو دیگر ممالک کی بابت کیا ہوگا (مسلمان)

میں کیا انقلاب ڈالدے[1]۔ تو بھی میں سمجھتا ہوں کہ بہت لوگوں کو یہ عقیدہ ٹھیک طور سے معلوم نہیں۔ زمان حال کے عالموں میں سے ایک مشہور عالم (Spregner) فرماتے ہیں کہ اگرچہ محمدی دین کا بہت کتابوں میں ذکر ہوا ہے تو بھی بہت تعلیمیافتہ یورپین اس سے شائد اتنا ہی واقف ہونگے کہ ترکوں میں کثرت ازدواج کا رواج ہے۔ اگر یہ مبالغہ ہو تو اتنا تو ماننا پڑیگا کہ اس بڑے مذہب کے بارے میں اگر لوگ کچھ زیادہ جانتے ہیں تو اسی قدر جانتے ہیں کہ اسکا آغاز محمد صاحب سے ہوا اور جو لوگ اُسپر ایمان لاتے ہیں وہ بہت بیویاں کرنے لگجاتے ہیں[2]۔ اور تقدیر کو مانتے اور سبھوں کو ایذا پہنچاتے ہیں[3] اور شراب سے پرہیز کرتے ہیں۔ یہ تو خوشی کی بات ہے کہ اسلام کا عقیدہ مختصر ہے اور اُسے آدمی آسانی سے سیکھ سکتا ہے اور نماز کا طریقہ اگرچہ کسی قدر رسمی اور ظاہری ہے تو بھی ایسا سادہ ہے جیسا کالون (Calvin) اور ناکس (Knox) چاہتے تھے۔ اور جس عمل کی یہ تاکید کرتا ہے وہ اگرچہ اکثر بہت پاکیزہ اور اعلیٰ نہیں تو بھی صاف اور عمل کے قابل ہے" (تجلی بابت مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۱)

جواب - قرآن اور اسلام جو تعلیم کرتا ہے اسکا مفصل ذکر تو قرآن مجید میں ملتا ہے مگر میں بطریق اختصار ایک مقام سے بتلاتا ہوں ناظرین ذرہ غور سے سنیں۔ اور پادری صاحب کو اس قول کی داد دیں کہ "اسلام جس عمل کی تاکید کرتا ہے وہ اگرچہ اکثر بہت پاکیزہ اور اعلیٰ نہیں"

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

قرآن مجید میں حکم ہے کہ اللہ کی خالص عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ بناؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور قرابت والوں۔ یتیموں۔ مسکینوں۔ قریبی ہمسائیوں دور کے پڑوسیوں۔ ساتھ بیٹھنے والوں مسافروں

[1] انشاء اللہ تثلیث کو دل و دماغ سے باہر نکال ماریگا۔ (مسلمان)

[2] مگر حضرت داؤد اور سلیمان وغیرہ سے کم (مسلمان)

[3] مگر عیسائیوں سے کم بلکہ بہت کم۔ (مسلمان)

مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (پ ۵ ع ۳)	اور اپنے ماتحتوں سے سلوک اور احسان کیا کرو۔ یقیناً جانو کہ اللہ تعالیٰ متکبروں اور فخر و بڑائی کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اِس آیت کی لطافت بتلانے کے لئے ایک تمہید کی ضرورت ہے اسلئے پہلے ہم وہ تمہید بتلاتے ہیں۔

تمہید۔ کچھ شک نہیں کہ دنیا میں حضرت انسان کا آنا اگرچہ بہت سے اسباب سے وابستہ اور مبنی ہے لیکن بغور دیکھا جائے تو سب سے اوّل سبب اُسکے وجود کا خدائے تعالیٰ ہے جسکے حکم سے یہہ وجود پذیر ہوا۔ ظاہری اسباب میں سے ماں باپ اِس کے وجود میں بہت بڑے سبب ہیں جنکے نطفے سے یہ پیدا ہوا۔ اِس سے بعد جس قدر تعلقات نسبی وغیرہ اسکو حاصل ہوتے ہیں۔ وہ سب اسی تعلق والدین کے سبب سے ہوتے ہیں۔ آیت قرآنی میں ان مراتب کو کیسا ملحوظ رکھا گیا ہے کہ سب سے اوّل خدائے ذو الجلال والاکرام خالق کائنات کے حقوق کو مقدم رکھکر ارشاد ہوا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اُسکا شریک نہ بنائیو۔ گویا حقوق خالقیت کے ادا کرنے کا ذریعہ بتلایا اس سے بعد اصول مذکورہ تمہید کے مطابق ماں باپ کے حقوق ملحوظ رکھنے کو ارشاد فرمایا اُس سے بعد دیگر مراتب کی بابت حکم دیا جو نہایت ہی یکیانہ اصول پر مبنی ہے۔ یہ قرآن مجید ہی کی خوبی ہے کہ جو تعلیم دیتا ہے وہ فطرت اور اصول فطرت کے مطابق دیتا ہے مگر ہمارے مخاطب اور منکرین پھر بھی کہے جاتے ہیں کہ قرآن کی تعلیم کوئی ایسی پاکیزہ اور اعلیٰ نہیں کاش کہ یہ لوگ پاکیزہ اور اعلیٰ کی کوئی جامع مانع تعریف بھی بیان کر دیا کریں جس سے معلوم ہوسکے کہ اُنکی اصطلاح میں اعلیٰ کیا ہے ؎

بس تنگ نہ کر ناصح ناداں مجھے اتنا + یا چلکے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

نامہ نگار مذکور نے یورپی لوگوں کی تو گویا ثابت کی ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سے بہت کم واقف ہیں مگر افسوس کہ آپ سب سے زیادہ ناواقف ثابت ہوئے ہیں جو اسلام کی تعلیم اعلیٰ درجہ پر نہیں جانتے۔ آگے چلکر آپ فرماتے ہیں:۔

"عقیدہ۔ محمدی عقیدہ کے چھ مسئلے ہیں ہر مسلمان کو خدا کی وحدت پر۔ فرشتوں۔ قرآن۔ انبیاء۔ روز عدالت اور خدا کے احکام پر ایمان لانا چاہئے۔ یا جیسا قرآن میں لکھا ہے کہ جو شخص اللہ کا منکر ہوا اور اُس کے فرشتوں کا اور اُس کی کتابوں کا اور اُس کے رسولوں کا اور روز آخرت کا تو وہ (راہ رہست سے) بڑی دور بھٹک گیا۔ (سورہ ۴ : ۱۳۵) لیکن جو

مختصر اقرار انگشت شہادت کو کھڑا کرکے خدا کی وحدت ظاہر کرنے کو کیا جاتا ہے وہ یہ مشہور کلمہ ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس مذہب میں جو کچھ ضروری خصوصیت اور اس مذہب میں جو قوت اور کمزوری ہے وہ اسی کلمہ میں مندرج ہے"

جواب۔ کیا شک ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی وہ کلمہ ہے جسکی تفسیر حسب تشریح قرآن مجید منکر مخالف سے مخالف بھی مان جاتا ہے کہ ہاں واقعی یہ کلمہ کلید جنت اور مفتاح نجات ہے۔ آگے چلکر آپ لکھتے ہیں:۔

"محمد صاحب مفکر تو تھا لیکن زیادہ تر شاعرانہ طبیعت رکھتا تھا[1]۔ علم الٰہی کی گہری تحقیقات کی قابلیت اُس میں معلوم نہیں ہوتی[2]۔ لیکن اُس کی طبیعت عقل و فکر بت پرستی کے سخت خلاف تھی اور دینی مزاج اسی درجہ کا پایا جاتا ہے کہ اکل و شرب کی نسبت وہ خدا کو زیادہ ضروری سمجھتا تھا[3]۔ خدا کے بارے میں جو تصور اسے حاصل ہوا وہ چاروں طرف کی بت پرستی کو دیکھکر اس کی مخالفت میں پیدا ہوا نہ مسیحی دین کی خاص واقفیت کے باعث۔ مسیحیوں کے جو دو فرقوں میں خدا کے بارہ میں مباحثے ہوئے (یعنی تثلوث ماننے والوں اور آری ان لوگوں کے درمیان) اُن سے نفرت کھا کر اس نے ایک خدا کی وجود اور اس کی فضیلت پر ایسے طور سے زور دیا جسے اس کے ہمعصر سمجھ سکتے تھے اور وہ بھی صاف اور سادہ طور سے نہ تعلیم یافتہ علم الٰہیات کے جاننے والوں کی طرح وہ جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تو یہی تین میں کا (ایک) تیسرا ہے (یہ لوگ بھی اس کہنے سے بے شک کافر ہو گئے حالانکہ خدائے واحد کے سوا اور کوئی معبود نہیں مسیح ابن مریم تو صرف ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے رسول ہو گذرے ہیں اور انکی والدہ بھی خدا کی ایک سچی بندی تھیں دونوں کھانا کھاتے تھے" (سورہ ۵ - ۷۷) مسئلہ تثلوث کے بارے میں اس کی تحقیقات کی وسعت اسی سے معلوم ہوسکتی ہے کہ وہ کنواری مریم کو (جسے اس نے

[1] بالکل سفید جھوٹ ہے کبھی آپنے شعر نہیں کہا قرآن شریف بھی آپکی اِس تقریر کی تردید کرتا ہے (مسلمان)

[2] سچ ہے اسی لئے تو تثلیث جیسی پاکیزہ تعلیم سے منکر ہوئے (مسلمان)

[3] یہ فقرہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ (مسلمان)

موسےٰ کی بہن مریم سمجھا[1]) ثالوث کا ایک اقنوم خیال کیا جس کی پرستش اس کے زعم میں مسئلہ ثالوث کے ماننے والے کرتے تھے یعنی اسکی تثلیث یہ ہے والدہ - خدا باپ - اور بیٹا

(سورہ ۵۵ - ۱۱۶ + خاص کر ۶ - ۱۰۱)"

جواب - اس پیراگراف میں بھی نامہ نگار نے وہی غلطی کھائی ہے کہ علم الٰہیات کی تعریف نہیں بتلائی اور معیار قائم نہیں کیا - اس لئے جو کچھ کہا ہے ہم اسکو ایک سرسری آواز سے زیادہ وقعت نہیں دے سکتے - قرآن مجید نے خدا کی معرفت کے متعلق جو کچھ کہا ہے غنیمت ہے کہ نامہ نگار کو اسکا اعتراف ہے کہ مسیحی دین کی خاص واقفیت کے باعث سے نہیں - ہم اس اعتراف کو غنیمت سمجھتے ہیں اور اسلام کے لئے باعث فخر جانتے ہیں کہ عیسائی خود معترف ہیں کہ اسلام اعتقادی امور میں انکا شاگرد نہیں -

قرآن مجید نے الٰہیات کی بابت جو تعلیم دی ہے وہ اس کے ایک ایک پارے اور رکوع بلکہ ہر ایک ورق اور صفحہ سے معلوم ہو سکتی ہے - ہم اس میں سے بطور نمونہ چند ایک آیات بتلاتے ہیں بغور سنئے! اور اگر ممکن ہو تو ان کے مقابلہ کی لائیے - توجہ سے سنئے! ارشاد ہے کہ:-

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۞ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

(سورۃ الحشر - ع ۳)

خدا وہ ذات پاک ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ تمام چھپی اور ظاہر کی باتوں کو جاننے والا ہے وہی بڑا بخشنے والا مہربان ہے وہی اللہ پاک ہے جسکے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ تمام دنیا کا حقیقی بادشاہ ہے سب عیوب سے پاک - سلامتی کا مالک (یعنی تغیرات زمانہ سے پاک) تمام دنیا کو امن امان دینے والا - سب کی نگہبانی کرنے والا - سب پر غالب - بگڑی کو بنانے والا

[1] ہارون کی بہن جو کہا تو اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت ہارون کی بہن کا نام بھی مریم تھا (دیکھو خروج ۱۵ باب کی ۲۰) اور یہ کہنا بطور استعارہ کے جائز ہے (مسلمان)

سب سے بزرگتر - اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات مشرکوں کے شرک سے پاک ہے - اللہ تعالیٰ ہی سب چیز کو اندازہ کر کے پیدا کرنیوالا - سب کی شکلیں بنانے والا - غرض دنیا کے تمام اسماء حسنیٰ یعنی مظہر کمالات اُسکی ذات پر صادق ہیں آسمانوں اور زمینوں کی سب چیزیں اُسی کی پاکی بیان کر رہی ہیں اور وہ سب پر غالب اور حکمت والا ہے -

انجیل میں ایک آیت محبت الٰہی کے متعلق ہے جسکو عیسائی بہت کچھ سونے کا ملمع کر کے دکھایا کرتے ہیں اور الٰہیات کے لئے اُس انجیلی آیت کو بطور فخر کے پیش کیا کرتے ہیں جو یہ ہے کہ:-

"جب فریسیوں نے سنا کہ اُس نے صدوقیوں کا منہ بند کیا ہے وے جمع ہوئے اور اُن میں سے شریعت کے ایک سکھلانیوالے نے اُس سے آزمانے کو لئے یہ پوچھا کہ اے اُستاد شریعت میں بڑا حکم کون سا ہے یسوع نے اُس سے کہا خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر پہلا اور بہت حکم یہی ہے" (انجیل متی - ۲۲ باب کی ۳۴ سے ۳۸ تک) *

انجیل کے ان دو حکموں کی تعریف جتنی کی جائے بجا ہے مگر یہ نہیں کہ الٰہیات میں سب سے اول درجہ پر ہوں - ہم انکے مقابلہ پر قرآن شریف کے احکام بتلاتے ہیں ناظرین غور سے سنیں:-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (پ ۲ ع)

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے مشرکوں کی مذمت کی ہے کہ اللہ کے ساجھی بناتے ہیں اور انکے ساتھ اللہ جیسی محبت کرتے ہیں - خدا کے برابر کسی دوسرے سے محبت کرنے کو شرک قرار دیکر اصل توحید کے مضمون کا ان لفظوں میں اظہار کیا کہ جو لوگ ایماندار ہیں وہ اللہ کی محبت میں سب سے آگے بڑھے ہوئے ہیں یعنی اُن کے دلوں میں سب چیزوں کی محبت سے اللہ کی محبت زیادہ ہوتی ہے - اس آیت میں یہ نہیں فرمایا کہ ایمانداروں کو چاہئے کہ اللہ کی محبت سب سے زیادہ رکھا کریں نہ یہ فرمایا کہ اللہ کی محبت رکھنا سب سے بڑا حکم ہے بلکہ یہ فرمایا کہ جو کوئی ایمان کا مدعی ہو اُس میں یہ علامت ضرور ہونی چاہئے کہ اُس کے دل میں سب چیزوں کی محبت سے خدا کی محبت زیادہ ہو - جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جس کے دل میں خدا کی محبت

اسد جو برنہو اس میں ایمان ہی نہیں۔ یہ زور اور تاکید انجیلی عبارت میں نہیں۔ اس میں خدائی محبت کو بڑا حکم فرمایا ہے مگر اس طرز سے نہیں کہ اس کے بجا نہ لانے والے کا کیا درجہ ہے صرف یہی کہ اس نے ایک بڑے حکم کو ٹلا یا۔ نہ یہ کہ اس کے ایمان کی نفی لازم آجائے۔ مگر قرآن شریف میں یہ سب کچھ موجود ہے کہ غیر خدا کی محبت کو پہلے تو شرک فرمایا پھر خدا کی محبت کو داخل ایمان ٹھہرا کر اشارہ اس طرف کیا کہ جن لوگوں کے دلوں میں خدا کی محبت سب چیزوں کی محبت سے زیادہ نہیں ہے اُن کے ایمان کی خیر نہیں۔

عیسائی دوستو! اس فرق کو سمجھ کر بھی تم لوگ کہہ سکتے ہو کہ رسالہ "عدم ضرورت قرآن" کے مصنف نے ایمانداری سے کام لیا ہے جس نے صاف لفظوں میں انکار کیا ہے کہ قرآن مجید میں خدائی محبت کی کوئی آیت ہی نہیں +

کیا ایسے بے بصیرت مصنف بھی تمہاری کلیسیا (جماعت) میں کسی عزت کے مستحق ہیں؟

اس مقابلہ سے معلوم ہوا کہ راقم مضمون ہذا کا یہ دعویٰ کہ اسلامی الٰہیات تعلیم یافتہ علم الٰہی کے جاننے والوں کی طرح نہیں ہیں بے بنیاد ہی نہیں بلکہ صریح غلط ہے۔

نامہ نگار مذکور نے بھی عام عیسائیوں کی طرح تثلیث کے متعلق اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مریم والدہ مسیح کو تثلیث میں کیوں داخل کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت نے تثلیث کو نہیں سمجھا۔ مگر غور کیا جائے تو ان معترضین نے خود اپنے مذہب کو اور مذہب کی تاریخ کو نہیں پڑھا۔ نزول قرآن کے وقت عرب میں جو عیسائی تھے وہ کنواری مریم کو تثلیث کا جزو مانتے تھے اسکا ثبوت خود اس سے ثابت ہے کہ ۳۸۱ء میں ایک کونسل ہوئی جسکا نام تھا کونسل نائیس اُس کی بابت لکھا گیا۔

"یہ کونسل نائیس میں روح القدس کا مسئلہ طے نہ ہو سکا کیونکہ مصر والے بجائے روح القدس کے کنواری مریم کو لانا چاہتے تھے" (رسالہ ماخذ تثلیث[1] صفحہ ۲۵)

اس حوالے اور اس کے علاوہ اور کئی ایک مقامات سے ثابت ہوتا ہے کہ عرب کے عیسائی جو نزول قرآن کے وقت مخاطب تھے بجائے روح القدس کے مریم کو حصہ ثالثہ کہتے تھے۔ پس اسی

[1] یہ کتاب ایک انگریز عیسائی مصنف کی تصنیف ہے اسکا ترجمہ اُردو میں ہوا ہے (مسلمان)

خیال کا قرآن مجید میں رد کیا گیا۔

علاوہ اس کے قرآن مجید کو غور کرنے سے دیکھا جائے تو سرے سے یہ اعتراض ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن مجید میں تو صرف اتنا ہے کہ خداوند تعالیٰ حضرت مسیح سے کہیگا کہ تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ "مجھ کو اور میری ماں کو معبود بنا لو"۔ اس کلام ہدایت نظام سے اگر کچھ ثابت ہو سکتا ہے تو یہ کہ عیسائی حضرت مسیح اور اُنکی والدہ کی عبادت کرتے ہیں سو اس کے ثبوت دینے کی بھی حاجت نہیں عیسائیوں کا برتاؤ دیکھنا ہو تو بیت المقدس میں دیکھیں یا وہاں کے نقشہ جات ملاحظہ کریں کہ کس طرح حضرت مریم کے بت کو کھڑا کر کے اُنکی عبادت کی جاتی ہے اسکے علاوہ تحریری ثبوت لیجئے کتاب "ماخذ تثلیث" کا عیسائی مترجم دیباچہ میں لکھتا ہے کہ:-

"یہی کتاب کے باب دوم میں مصنف نے رومن کلیسیا کی پرستش کی چیزوں کو قدیم بابل کی پرستش کی چیزوں سے ملا کر دکھلایا ہے کہ انکی تثلیث اور مریم اور اس کے فرزند کی مورت کی پرستش اپنی اصل میں بابل کی پرستش (کی چیزیں) ہیں جنکے صرف نام تبدیل کر دئے گئے ہیں"

پس جو کچھ قرآن مجید نے کہا ہے وہ عیسائی بھی مانتے ہیں بلکہ اُنکی تحریروں میں اسکا ثبوت ملتا ہے پھر اعتراض کیسا؟ (باقی آئندہ)

انجامِ شراب

(از شفیق [illegible])

ہے رات اندھیری ہُو کا عالم
اوڑھی ہے جہاں نے چادرِ غم

ہے سقفِ سیاہ چرخ ہفتم
بجھتے ہوئے کوئلے ہیں انجم

یہ برج نہیں فلک کے اوپر
انبارِ زغال میں ہیں اخگر

ہوتا ہے گماں کہکشاں پر
ہے دودِ سفید آسماں پر

کملا سا ہے فرش سبزۂ باغ
لالہ ہے تمام صورتِ داغ

ہر سرو ستونِ سنگ مرمر ہے
ہر چشمۂ آب مردم آسا

صحرا - گلشن - پہاڑ - بستی / ظلمت میں ہے نیست سب کی ہستی
اس ظلمت شب میں ایک عورت / ہے چاند سے بڑھکے جسکی صورت
بیٹھی ہے مکان میں اکیلی / اوڑھے ہوئے چادر ایک میلی
آنکھوں سے برس رہے ہیں آنسو / ہے ماہ کے سطح پر رواں جو
ہر سمت اگرچہ ہے اندھیرا / حجرے میں مگر ہے کچھ اجالا
چھوٹا چھوٹا اک بچھا ہے / بچہ کوئی اس پہ سو رہا ہے
بیٹھی مردے کے پاس ماں ہے / دریا آنکھوں سے اک رواں ہے
کہتی ہے کہ دے گئی دغا تو! / اٹھی ہوئی ہائے بیوفا تو!
غربت میں اکیلا مجھکو چھوڑا / افلاس میں مجھ سے منہ کو موڑا
واری نہ ہوئی دوا میسر / افلاس سے ہو سکی نہ جانبر
میں بھی تو ہوں تین دن سے بھوکی / کھاتی ہوں قسم ترے لہو کی
اس میں نہیں کچھ قصور میرا / بے بس مجبور ہوں میں دکھیا
خاوند ملا ہے وہ شرابی / ہے جسکے سبب سے یہ خرابی
اڑ جائے شراب یہ جہاں سے / آفت آئی ہے یہ کہاں سے؟
غارت ہوں شراب کی دوکانیں / جاتی ان سے ہیں اب تو جانیں
ملکوں سے شراب بھر کی لائیں / مردوں کو ہمارے پھر پلائیں
اللہ مٹے شراب خواری / ہو جائے تباہ آبکاری
جل جائیں یہ سیندھی بن خدایا / دنیا میں رہے نہ نام انکا
سرکار کو رحم ہم پہ آئے / محصول شراب پر بڑھائے
سیندھی کی بھی کاشت بند کر دے / محصول ہر اک دکان سے لے
یورپ سے شرابیں پھر نہ آئیں / بھاری ٹیکس ان پر گر لگائیں
افلاس کی کیا کروں شکایت؟ / دہائی ہے خدا نے ہم آفت
صنعت - حرفت - تجارتیں سب / برباد ہوئیں رہا ہے کیا اب

اب کیا ہے معاش کا ذریعا / قلاش نہیں ہے کوئی ہم سا
مردے کو کفن نہیں میسر / افلاس نہ ہوگا اس سے بڑھکر
یہ کہکے لگی وہ خوب رونے / سر پیٹنے اور جان کھونے
اتنے میں سنی کسی کی آہٹ / آہستہ کھلے کواڑ کے پٹ
شوہر کو جو آتے اس نے دیکھا / منہ پھیر کے یہ کہا "خدایا!
آتی نہیں مجھکو موت کم بخت / پتھر سے بھی جان ہے مری سخت
کلثوم مرے رہوں میں جیتی! / کیا زور ہے اس میں؟ تیری مرضی!
تم چین سے اب شراب اڑاؤ / سیندھی پیو اور کباب کھاؤ
ہم بھی ہیں کوئی دنوں کی مہمان / کیا کیجئے؟ سخت ہے مری جان"
رونے لگا سن کے اس کا شوہر / آنکھوں سے رواں ہوا سمندر
بولی "رونے سے فائدہ کیا؟ / قسمت میں جو تھا ہوا - گلہ کیا؟
مردے کو کفن کہاں سے لاؤں؟ / زیور نہیں جو گرو رکھاؤں
کرتا گوٹے کا ایک اس کا / پہنا نہیں اس نے ہے وہ کورا
بازار سے اسکو بیچ لاؤ / قیمت جو ملے - کفن منگاؤ"
یہ کہہ کے اٹھی وہ دکھ کی ماری / لائی کرتا اور ایک ساڑی
یہ دیکے کہا کہ "جلد جاؤ / میت ہے پڑی کفن منگاؤ"
لیکر کرتے وہ دل افگار / آیا مغموم سوئے بازار
رستے میں ملا شراب خانہ / دل کے ہاتھ آیا اک بہانہ
جی نے کہا "پی شراب پہلے / کچھ آئے تو دل میں تاب پہلے"
عادت میں خرد میں پھر ہوئی جنگ / تھا شاپ کے در پہ وہ کھڑا دنگ
عادت ہوئی عقل پر جو غالب / ساقی سے ہوا وہ مے کا طالب
دیکھا جو شراب کا پیالہ / آنکھوں میں پھرا چمن کا لالہ
کرتا میت کا اس نے دیکر / پی خوب شراب مول لیکر

جب پی چکا خوب جام پر جام
اُمڈا دریائے شرم اک بار
لعنت کرتا ہے اپنے اوپر
کمبخت شراب تونے مارا
برباد کیا مرا بھرا گھر
ذلت۔ رسوائی اور خواری
سب مجھکو ملی تری بدولت
بے گور وکفن وہاں ہے مُردا
کس منہ سے میں جاؤں ہائے گھر میں
صورت اُس کو میں کیا دکھاؤں؟
یہ کہکے اُٹھا وہ جی سے بیزار
گرتا پڑتا چلا بمشکل۔
دریا کے قریب جب وہ آیا
پھر کرکے وضو نماز پڑھ کر
یارب یہ شراب بند کردے
پھٹکا نہ شراب کا دیا جائے
بستی سے دوکانیں بھی اُٹھادیں
کم عمر کوئی نہ جائے سیندھی
توبہ کرتا ہوں مے سے میں اب
یہ کرکے دعا اُٹھا وہ ناشاد
کودا دریا میں پھر وہ ناکام
کودا ایسا کہ پھر نہ اُبھرا
اللہ بچاوے اس بلا سے

ثابت ہوا اس کرے کا انجام
آئے نظر اُس کو اپنے گردآ
کہتا تھا یہ دل میں اپنے روکر
سر پر ترے خون ہے ہمارا
فاقوں سے ہوئے ہیں طفل جانبر
نکبت۔ افلاس۔ دلفگاری
حیوان سے بدتر اب ہے حالت
پیتا ہوں یہاں شراب بیٹھا
ہوں خوار میں اپنی ہی نظر میں
بہتر ہے کہ میں بھی مر ہی جاؤں"
گرتا تھا قدم قدم پہ ہر بار
آخر ہوئی طے بقا کی منزل
کپڑوں کو اُتار کر نہایا
مانگی یہ دعا خدا کے آگے
محصول ہزار چند کردے
نذرانہ نہ اب سے کچھ لیا جائے
میخانوں پہ پاسباں بٹھادیں
برباد نہ عمر ہو کسی کی
تو بخش گناہ میرے یارب"
تھی آہ لبوں پہ اور فریاد
میخوار کا خودکشی ہے انجام
پینے کا یہی تو ہے نتیجا!
کر تو یہ دعا محبّ خدا سے

ترک اسلام شیر پنجاب کی ایک سچی پیشگوئی

معزز ناظرین! جب عبدالغفور نے اپنی جہالت سے خلعت اسلام کو اُتار کر جامہ آریہ زیب تن کرکے لیکچر ترک اسلام میں اسلام و قرآن کی نسبت اپنے گندہ و ناپاک خیالات شائع کئے تھے۔ اُسوقت اس مجموعہ خرافات ترک اسلام کا سب سے پہلا جواب شیر اسلام کے قلم سے ترک اسلام شائع ہوا تھا۔ اُس کے دیباچہ میں مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب نے علماء زمانہ کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے بڑے زوردار الفاظ میں ایک پیشگوئی کی تھی جو درج ذیل ہے:۔

"اب ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ ہماری علماء کرام اس خواب شیریں سے بیدار ہوکر شیر کی طرح بھپکینگے پھر تو کیا ہے فتح ونصرت ساتھ ہے" (ترک اسلام ص)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوگئی وہ علماء جو ابھی چندروز پیشتر خواب شیرین میں پڑے سو رہے تھے ایکدم بیدار ہوگئے وہ حضرات اہل اسلام جو مناظرہ و مباحثہ کو حقارت سے دیکھتے تھے آج سر تسلیم خم کرکے بتلا رہے ہیں کہ بیشک ضرورت ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج علمائے اسلام ہر طرف سے مخالفین پر حملہ کررہے ہیں۔ ڈیگ ریاست بھرتپور کے واقعات ناظرین پر پوشیدہ نہونگے کس طرح علماء اسلام کے ڈیپوٹیشن نے اچانک پہونچکر عین وقت پر حملہ کرکے نو مسلم راجپوتوں کو آریوں کے پنجہ سے نکال لیا۔ کیا اب بھی کوئی علماء کی بیداری اور مولانا کی پیشگوئی کی صداقت میں شک کریگا؟ ملک کے ہر صوبہ سے آواز آرہی ہے کہ اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام کا وقت ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ انجمن واعظین مقرر کرو کوئی کہتا ہے کہ انجمن اعلائے کلمۃ الحق قائم کرو۔ غرضکہ بیداری کے آثار عام طور پر نمایاں اور آشکار ہیں دہلی میں انجمن ہدایت الاسلام کا قیام اور اسکی طرف سے واعظین کا تقرر۔ انجمن تبلیغ الاسلام علی گڈھ کیطرف سے علماء کا تقرر۔ مدرسہ دیوبند میں انجمن الارشاد کا قیام۔ کانپور میں مدرسہ الٰہیات کا اجرا بھی علماء کی بیداری اور پیشگوئی کی صداقت پر دلیل ہے۔ مولانا عبدالغنی کی توجہ سے مسافر آگرہ کی ہیڈکوارٹر آگرہ پر حملہ کرکے علماء کرام نے کیسی کچھ فتح ونصرت حاصل کرکے پیشگوئی کی صداقت کو ظاہر کیا۔ مولانا آپکی پیشگوئی پوری ہوئی مبارک ہو۔ (ابوالفاروق احمداللہ ازہروی)

اسلامی خبرین

تحصیل اکبرپور ضلع کانپور کے ایک موضع میں کچھ راجپوت نومسلم مرتد ہونیوالے تھے لیکن مسلمانوں کو خبر لگگئی اور حافظ محمد حلیم صاحب اور منشی رحمت اللہ صاحب اور چند سربرآوردہ مسلمان کانپور سے پہونچگئے اور منشی رحمت اللہ صاحب نے علی گڈہ خط بھیجکر کچھ مولوی بلائے۔ خدا کا شکر ہی نومسلم اپنے ارادہ سے باز آئے اور انہوں نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا وعدہ کیا +

بقول انگریزی جغرافیہ دانوں کے اسوقت کل روئے زمین میں ۲۰۷۷۵۱۰۰۰ مسلمان ہیں جنکی تعداد مختلف ممالک میں حسب ذیل بتائی جاتی ہے۔

ایشیا ۱۳۲۲۵۹۰۰۰ - افریقہ ۶۱۳۵۹۰۰۰ - یورپ ۱۳۷۴۸۰۰۰ - امریکہ آسٹریلیا ۲۰۷۷۵۱۰ - مگر یہ تعداد بہت کم بتائی گئی ہے اسوقت مسلمانوں کی تعداد کم از کم تیس کروڑ ہے (بقول مرزا صاحب قادیانی چورانوے کروڑ ہیں) +

چین میں اسلام خوب ترقی کر رہا ہے ایک پادری نے حال میں ایک یورپین اخبار میں لکھا ہے کہ عیسائی مشنری کا کام ڈھیلا پڑگیا ہی اور چینی بہ تعداد کثیر اسلام قبول کرتے جاتے ہیں بقول پادری صاحب کے اسوقت مسلمانوں کی تعداد ۳۵ ملین ہے مسلمانان چین بلحاظ تجارت - تمول اور تعلیم کے دوسرے چینیوں پر بہت فائق ہیں۔

حضرت سلطان المعظم نے تاکیدی احکام صادر فرمائے ہیں کہ آخر جون تک حجاز ریلوی لائن مدینہ منورہ تک مکمل کردیجائے اور عید سلطانی کے دن اسکا باضابطہ افتتاح ہوجائے +

آجکل خدیو المعظم قسطنطنیہ میں رونق افروز ہیں ۲ جون کو ہز ہائینس نے یلدز کو ٹنک میں کھانا کھایا۔ اور خلیفۃ المسلمین کی ملاقات کا شرف حاصل کیا +

امسال یمن کی زراعتی حالت نہایت ہی عمدہ ہے اور گذشتہ سال جو اندیشہ ظاہر کیا جاتا تھا وہ بے بنیاد ثابت ہوا ہے - سال حال کی پیداوار سنین سابقہ پر بہت سبقت لیگئی ہے اور نرخ بھی سستا ہی - عمدہ فصل کیوجہ سے عدن میں قہوہ اور نارج کی درآمد بہت بڑھ گئی ہے - مارچ اور اپریل کے مہینوں میں بندرگاہ حدیدہ ۱۳۰۰۰ ایرپان آچکی ہی پچھلے سال صرف ۲۵۰ آئی تھین +

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اردو کی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہی ہندوستان کے مختلف حصون مین قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہی نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم مین ایک مین الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم مین ترجمہ لفظون کو تفسیر مین لیکر تشریح کیگئی ہی نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہین ایسے کہ بایدوشاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہی جسمین کسی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہی ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر سات جلد و نمین ہی جنمین سے چار تیار ہین اور پانچوین زیر طبع ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲ ؎
جلد دوم سورہ آل عمران و نسا ۱۲ ؎
جلد سوم سورہ مائدہ - انعام اعراف ۱۲ ؎
جلد چہارم - انفال و توبہ ۱۲ ؎

[illegible]

تقابل ثلاثہ (توریت - انجیل اور قرآن کا مقابلہ) صفحہ کے تین کالمون مین تینون کتابونکی اصل عبارتین منقول ہین نیچے حواشی مین فرق بتلاکر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے - عیسائیونکی بحث کا انتہائی فیصلہ ہے قیمت مع محصولڈاک ۱۲ ؎

حق پرکاش - آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہین جن کا یہ مفصل و مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی قیمت ۱۰ ؎

ترک اسلام - مہاشہ دہرمپال آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب شروع مین نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر مین قرآن مجید کے الہامی ہونیکے دلائل قیمت ۶ ؎

مناظرہ نگینہ - مشہور و معروف مباحثہ جو ۲۶ جون ۱۹۰۴ء مین بمقام نگینہ آریون سے ہوا تھا قیمت ۶ ؎

الہامی کتاب وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث - بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت - قیمت ۱۰ ؎

تغلیب الاسلام - بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ عبدالغفور نو آریہ دہرمپال جلد اول ۵ ؎ جلد دوم ۶ ؎ جلد سوم ۵ ؎ جلد چہارم ۵ ؎ چارون جلدون کی قیمت عمر علاوہ محصولڈاک

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسری کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ بادہ و شاہد۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرتؐ کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار تیار ہیں اور پانچویں زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت عہ

جلد دوم - سورہ آل عمران و نساء ״ عہ

جلد سوم - سورہ مائدہ انعام اعراف ״ عہ

جلد چہارم - تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ״ عہ

مباحثہ دیوریا - جو ۱۹۰۶ء میں بمقام دیوریا ضلع گورکھپور بڑے جلسے پر آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت ۸ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل اور قابل دید جواب قیمت ۲/

شادی بیوگان اور نیوگ آریوں کی تردید میں

یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ار

آیات متشابہات اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق۔ قیمت ۳ر

تہذیب۔ مہذبوں کے فرائض کا واضح طور پر بیان ار

فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب اودھ۔ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیثوں کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں انکو جمع کیا گیا ہے قیمت ۴ر

چودہویں صدی کا مسیح - مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری ابتداء ملازمت سے زمانہ مسیحیت تک کے واقعات مفصل بطرز ناول نہایت دلچسپ پیرایہ میں لکھی گئی ہیں صفحات ۱۴۴ مجلد۔ قیمت مع محصول عہ

الہامات مرزا - اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے جسکی باوجود تیسری دفعہ چھپنے کے سو روپیہ جواب کیلئے انعام مقرر ہونیکے آجتک مرزا صاحب یا کسی مرزائی کو جواب دینے کی جرأت نہیں ہوئی غرض یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنیکو کافی ہے قیمت ۵

ہفوات مرزا - مرزا کے مضامین متناقضہ کہیں کسی کتاب میں کچھ لکھا ہے پھر کسی دوسری جگہ خود ہی اسکے برخلاف لکھا ہے ...

المشتہر - منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر